تحقیق و تنقید

مولانا محمد صدیق صاحب (سرگودھا)

ہبہ کے سلسلہ میں ایک ضروری وضاحت

مکرمی مولانا محمد عطاء اللہ صاحب حنیف زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مورخہ ۱۶۔ اپریل ۱۹۸۲ء کا پرچہ "الاعتصام" زیر نظر ہے۔ اس میں احکام و مسائل کے عنوان کے تحت سوال نمبر ۲ ہے۔ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اپنے ورثاء میں تقسیم کر دے تو شرعاً یہ جائز ہے یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا ہے:

"ہمارے زمانہ میں یہ رواج عام ہوتا جا رہا ہے کہ زندگی میں اپنی جائیداد تقسیم کر دیتے ہیں لیکن صحابہؓ، تابعین و ائمہ کے دور میں اس کا ثبوت نہیں ملتا ہے کہ کسی نے اپنی زندگی میں جائیداد تقسیم کر دی ہو، بنابریں صحیح طریقہ یہ ہے کہ شخص کے فوت ہونے کے بعد شرعی طریقہ پر اس کا مال تقسیم کیا جائے۔"

جہاں تک آپ کی رائے اور مشورہ کا تعلق ہے وُہ اپنی جگہ پر ہے۔ "کتاب الام" کے جس باب سے آپ نے استدلال کیا ہے وُہ محلِ نظر ہے، باب کے الفاظ یہ ہیں:

"بَابُ مَنْ قَالَ لَا يُوَرَّثُ أَحَدٌ حَتّٰى يَمُوتَ"

باب کا مطلب واضح ہے کہ کوئی شخص مورث نہیں بن سکتا جب تک وُہ وفات نہ پا جائے۔ اسی طرح موت کے بغیر اس کے کسی قریبی کو اس کا وارث قرار دینا بھی صحیح نہیں اور نہ ہی زندگی میں مورث اور وارث کے اعتبار سے ان کے درمیان ورثہ منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لیے کہ مورث اور وارث کا اطلاق موت کے بعد ہوتا ہے۔ موت سے پہلے نہیں ہوتا۔

باب کے ترجمہ میں امام شافعیؒ نے دو نہیں بلکہ تین آیات اور ایک حدیث بیان کی ہے اور اُن سے استدلال کیا ہے کہ موت کے بغیر کوئی شخص مورث نہیں ہو سکتا۔ یہ مفہوم اور معنیٰ اللہ تعالیٰ

اور اس کے رسولؐ اور لغتِ عرب سے منقول ہے۔ لہٰذا جو شخص زندہ رہتے ہوئے اپنی جائیداد اپنے اقرباء میں بحیثیت ان کے وارث ہونے کے ان کے درمیان تقسیم کرتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی مخالفت کرتا ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا مگر ہبہ کا مسئلہ اس سے مختلف ہے اگر کوئی شخص اپنی زندگی میں اپنے اقرباء کے درمیان جائیداد تقسیم کر دے جو اس کی موت کے بعد وارث ہونے کے اہل ہیں یا اہل نہیں تو شریعت کی طرف سے اس پر کوئی مواخذہ نہیں، بشرطیکہ ہبہ میں اس کی شرائط کو ملحوظ رکھا جائے۔ امام شافعیؒ کے باب کا اطلاق اس پر نہیں ہوتا۔

نعمان بن بشیرؓ کے والد بشیر نے جب اپنے ایک لڑکے کو غلام دے کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنانا چاہا تو آپؐ نے دریافت فرمایا:

"أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَهُ؟" یعنی "اس طرح باقی اولاد کو بھی عطیہ دیا ہے؟" جواب ملا کہ "نہیں" آپؐ نے جور و ظلم پر گواہ بننے سے انکار کر دیا اور فرمایا: "اِعْدِلُوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ!" اور ایک روایت میں "سَوُّوْا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ" ہے یعنی "عطیہ کے وقت اولاد میں عدل اور برابری کرو"

اس حدیث سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

۱۔ ہبہ اور وراثت کے احکام الگ الگ ہیں۔ ہبہ کا اطلاق زندگی میں اور وراثت کا اجراء موت کے بعد ہوتا ہے۔ نیز ہبہ اور وراثت کی تقسیم میں بھی جمہور ائمہ نے فرق بیان کیا ہے کہ ہبہ کی صورت میں لڑکی کا حصہ لڑکے کے حصہ کے برابر ہے۔ مگر وراثت کی صورت میں لڑکی کا حصہ لڑکے کے حصہ سے نصف ہے۔

۲۔ نعمان بن بشیرؓ کی حدیث سے جو دوسری بات واضح ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اولاد وغیرہ کے درمیان بصورتِ ہبہ جائیداد وغیرہ تقسیم کرنے کا مجاز ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس کا مقصد کسی پر جور و ستم نہ ہو۔

حضرت ابوبکرؓ نے بھی اپنی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کھجوروں کا ایک باغ ہبہ کیا تھا، یہ الگ بات ہے کہ قبضہ نہ کرنے کی بناء پر وفات سے پہلے، حضرت ابوبکرؓ نے باغ کو واپس لے کر اپنی باقی جائیداد میں شامل کر لیا تھا۔

ان واقعات کی روشنی میں اس بات سے انکار کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ انسان اپنی زندگی میں اپنی جائیداد اولاد وغیرہ میں بصورتِ ہبہ تقسیم کرنے کا مجاز ہے۔ امام شافعیؒ کے باب کا تعلق

ورثہ سے ہے، ہبہ سے نہیں ہے۔ آپ کے فتوٰے کی رُو سے ہبہ کا انکار لازم آتا ہے جو احادیث کی روشنی میں درست نہیں!

هٰذا ما عندی والله اعلم بالصواب!

آپ کا مخلص:

محمد صدیق رئیس الجامعۃ العلمیۃ۔ ڈی بلاک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

۱۸ر اپریل ۱۹۸۲ء

اعلانِ داخلہ

اگر آپ اپنی کھیتی کو سرسبز و شاداب دیکھنا چاہتے ہیں، اپنی اولاد کو حافظ، عالم، مقرر بنانے کے ساتھ ساتھ انہیں علومِ جدید کا ماہر بنانا چاہتے ہیں اور میڈیکل اور ٹیکنیکل وغیرہ کا کورس کروانا چاہتے ہیں تو اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھائیے۔

ہوسٹل شبان اہلحدیث بہاولپور میں طلباء کی فری رہائش کا انتظام، ہوسٹل کی بنیادی ضرورتوں کے ساتھ ساتھ مستحق طلباء کے لیے کورس کی فری کتابیں، فری طبی سہولتیں، فری ٹیوشن سنٹر، لائبریری، مستحق طلباء کے لیے کالج میں فیس ادا کرنے میں تعاون اور صحت کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

کالج کورس کے ساتھ ساتھ عربی گرامر، ترجمۃ القرآن اور حدیثِ نبوی پڑھانے کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ محدود سیٹوں کی وجہ سے درخواستیں یکم رمضان تک پہنچ جانی چاہئیں۔ انٹرویو کی تاریخ ۱۰ر شوال ہے۔ درخواستوں کے ساتھ کیریکٹر سرٹیفکیٹ اپنا اور والد کا شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد کی نقول مطلوب ہیں، خط و کتابت کے لیے مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع کریں۔

منجانب:

ناظمِ نشر و اشاعت

جمعیت طلباء اہل حدیث جامع مسجد اہل حدیث

ملتان روڈ بہاولپور

نوٹ: آئندہ کورس کا تعین درخواست کے ساتھ کریں ——!